وَإِذَا قُرِىءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُواْ لَهُ وَأَنصِتُواْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس طرف کان رکھو، اور چپ رہو، شاید تم پر رحم ہو۔

الأعراف

بِسْمِ اللّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

---

1. الم لام میم صاد۔

2. یہ کتاب اُتری (نازل ہوئی) ہے تجھ کو، سو اس سے تیرا جی نہ رُکے (گھبرائے) کہ خبردار کردے تو اس سے (منکرین کو)،
اور نصیحت ہو ایمان والوں کو۔

3. چلو اسی پر جو اُترا (نازل ہوا) تم کو تمہارے رب سے، اور نہ چلو اسکے سوا اور رفیقوں کے پیچھے،
تم کم دھیان کرتے ہو۔

4. اور کئی بستیاں ہم نے کھپا (ہلاک کر) دیں کہ پہنچا ان پر ہمارا عذاب راتوں رات یا دوپہر کو سوتے۔

5. پھر یہی تھی اُنکی پکار، جب پہنچا اُن پر ہمارا عذاب کہ کہنے لگے ہم تھے گنہگار۔

6. سو ہم کو پوچھنا ہے ان سے جن پاس رسول بھیجے تھے، اور ہم کو پوچھنا ہے رسولوں سے۔

7. پھر ہم احوال سُنا دیں گے انکو اپنے علم سے، اور ہم کہیں غائب نہ تھے۔

8. اور تول اس دن ٹھیک (مبنی حق) ہے۔
پھر جس کی تولیں (پلڑے) بھاری پڑیں، سو وہی ہیں جن کا بھلا ہوا۔

9. اور جس کی تولیں (پلڑے) ہلکی پڑیں، سو وہی ہیں جو ہارے اپنی جان (خسارے میں پڑے)،
اس پر (وجہ سے) کہ ہماری آیتوں سے زبردستی کرتے تھے۔

10. اور ہم نے تم کو جگہ دی زمین میں، اور بنا دیں اس میں تم کو روزیاں (سامانِ زیست)۔
(مگر) تم تھوڑا شکر کرتے ہو۔

11. اور ہم نے تم کو پیدا کیا، پھر صورت دی، پھر کہا فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو، تو سجدہ کیا مگر ابلیس۔
نہ تھا (وہ) سجدہ والوں میں۔

---

12. کہا تجھ کو کیا مانع تھا کہ سجدہ نہ کیا، جب میں نے فرمایا؟
بولا، میں اس سے بہتر ہوں۔
مجھ کو تُو نے بنایا آگ سے اور اس کو بنایا خاک سے۔

13. کہا تُو اُتر یہاں سے، تجھ کو یہ نہ ملے گا (کوئی حق نہیں) کہ تکبر کرے یہاں، سو نکل،
تُو (ان میں سے ہے جو) ذلیل ہے۔

14. بولا، مجھ کو فرصت (مہلت) دے، جس دن تک لوگ جی اُٹھیں (دوبارہ اٹھائے جائیں گے)۔

15. کہا تجھ کو فرصت (مہلت) ہے۔

16. بولا، تو جیسا تُو نے مجھے بدراہ (گمراہ) کیا ہے، میں بیٹھوں (گھات لگاؤں) گا انکی تاک میں تیری سیدھی راہ پر۔

17. پھر اُن پر آؤں (گھیروں گا) گا آگے سے اور پیچھے سے، اور داہنے سے اور بائیں سے،
اور نہ پائے گا تُو اکثر ان میں شکر گذار۔

18. کہا، نکل یہاں سے مردُود دھکیڑا (ٹھکرایا ہوا)۔
جو کوئی ان میں تیری راہ چلا، میں بھر دوں گا دوزخ تم سب سے اکٹھے۔

19. اور اے آدم! بس تُو اور تیرا جوڑا (تیری بیوی) جنت میں، پھر کھاؤ جہاں سے چاہو،
اور پاس نہ جاؤ اس درخت کے۔ پھر (ورنہ) تم ہو گے گنہگار۔

20. پھر بہکایا انکو شیطان نے، تا (کہ) کھولے اُن پر جو ڈھکے تھے اُنسے اُنکے عیب (اُنکی شرمگاہیں)،
اور وہ بولا، تم کو جو منع کیا ہے رب تمہارے نے اس درخت سے،
یہ کہ کبھی ہو (نہ) جاؤ فرشتے، یا ہو (نہ) جاؤ ہمیشہ جینے والے۔

21. اور اُنکے پاس قسم کھائی کہ میں تمہارا دوست (خیرخواہ) ہوں۔

22. پھر ڈھلایا (مائل کیا) اُنکو فریب سے۔
پھر جب چکھا دونوں نے درخت، کھل گئے ان پر عیب (ستر) اُنکے اور لگے جوڑنے (ڈھانکنے) اپنے اوپر پات (پتے) بہشت کے۔
اور پکارا اُنکو اُنکے رب نے، میں نے منع نہ کیا تھا تم کو اس درخت سے،
اور کہا تھا تم کو کہ شیطان تمہارا دشمن صاف ہے۔

23. بولے، اے رب ہمارے! ہم نے خراب کیا اپنی جان کو، اور اگر تو نہ بخشے ہم کو اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ہو جائیں نامراد۔

24. کہا تم اُترو، ایک دوسرے کے دشمن ہوئے ۔
اور تم کو زمین پر ٹھہرنا ہے، اور برتنا ہے ایک وقت تک ۔
25. کہا اسی میں تم جیو گے ۔ اور اسی میں تم مرو گے، اور اسی سے نکالے جاؤ گے ۔

26. اے اولادِ آدم کی ! ہم نے اُتاری تم پر پوشاک کہ ڈھانکے تمہارے عیب، اور رونق (زینت)،
اور کپڑے (لباس) پرہیز گاری کے، سو بہتر ہیں ۔
یہ قدرتیں (نشانیوں میں سے) ہیں اللہ کی، شاید وہ لوگ دھیان کریں ۔
27. اے اولادِ آدم کی ! نہ بہکاوے تم کو شیطان، جیسا نکالا تمہارے ماں باپ کو بہشت سے،
اُتروائے انکے کپڑے کہ دکھائے اُنکو عیب (شرم گاہیں) اُنکے ۔
وہ دیکھتا ہے تم کو اور اسکی قوم جہاں سے تم اُنکو نہ دیکھو ۔
ہم نے رکھے ہیں شیطان رفیق اُنکے جو ایمان نہیں لاتے ۔

28. اور جب کریں کچھ عیب کا کام، کہیں ہم نے دیکھا اسطرح کرتے اپنے باپ داددں کو، اور اللہ نے ہم کو یہ حکم کیا۔
تُو کہہ ! اللہ حکم نہیں کرتا عیب کے کام کو، کیوں جھوٹ بولتے ہو اللہ پر؟ جو معلوم نہیں رکھتے ۔
29. تُو کہہ ! میرے رب نے فرمائی ہے دینداری ۔
اور سیدھے کرو اپنے منہ ہر نماز کے وقت اور پکارو اس کو نرے اسکے حکم بردار ہو کر ۔
جیسا تم کو پہلے بنایا (پیدا کیا)، دوسری بار بنو (پیدا کئے جاؤ) گے ۔
30. ایک فرقے کو راہ دی اور ایک فرقے پر ٹھہری گمراہی ۔
انہوں نے پکڑے شیطان رفیق اللہ چھوڑ کر، اور سمجھتے ہیں کہ وہ راہ پر ہیں ۔
31. اے اولادِ آدم ! لو اپنی رونق (آرائش) ہر نماز کے وقت، اور کھاؤ اور پیو، اور مت اڑاؤ (تجاوز کرو)۔
اس (اللہ) کو خوش نہیں آتے اُڑانے (حد سے بڑھنے) والے ۔

32. تُو کہہ: کس نے منع کی ہے رونق اللہ کی جو پیدا کی اُسنے اپنے بندوں کے واسطے اور ستھری چیزیں کھانے کی؟
تُو کہہ ! وہ ہے (چیزیں ہیں) ایمان والوں کے واسطے دنیا کی زندگی میں، نری (صرف) انکی ہیں قیامت کے دن۔
یوں بتاتے ہیں ہم آیتیں، جن لوگوں کو بوجھ ہے ۔

33. تُو کہہ! میرے رب نے منع کیا ہے، سو بے حیائی کے کام جو کھلے ہیں اُن میں اور جو چھپے،
اور گناہ اور زیادتی ناحق، اور یہ کہ شریک کرو اللہ کا جس کی بات اس نے سند نہیں اتاری،
اور یہ کہ جھوٹ بولو اللہ پر، جو تم کو معلوم نہیں۔

34. اور ہر فرقے کا (اُمّت کے لئے) ایک وعدہ (مہلت) ہے،
پھر جب پہنچا انکا وعدہ (مقررہ وقت)، نہ دیر کریں گے ایک گھڑی اور نہ جلدی۔

35. اے اولادِ آدم کی! کبھی پہنچیں تم پاس رسول تم میں کے، سنائیں تم کو میری آیتیں،
تو جس نے خطرہ (بچاؤ) کیا اور سنوار پکڑی (اپنی اصلاح کی)، نہ ڈر ہے اُن پر نہ وہ غم کھائیں۔
36. اور جنہوں نے جھوٹ جانیں آیتیں ہماری اور تکبر کیا اُنکی طرف سے، وہ ہیں دوزخ کے لوگ، اس میں رہ پڑے۔

37. پھر اس سے ظالم کون؟ جو جھوٹ باندھے اللہ پر، یا جھٹلائے اسکے حکم کو۔
وہ لوگ پائیں گے جو انکا حصہ لکھا کتاب (نوشتہ تقدیر) میں،
یہاں تک جب پہنچے ان پاس بھیجے ہوئے ہمارے جان لینے کو، بولے، کیا ہوئے جنکو تم پکارتے تھے اللہ کے سوا؟
بولے، ہم سے گم ہوئے اور قائل ہوئے اپنی جان پر (گواہی دیں گے اپنے خلاف)، کہ وہ تھے منکر۔
38. فرمایا، داخل ہو ساتھ اور اُمتوں کے جو تم سے پہلے ہو چکی ہیں، جن اور انسان، آگ میں۔
جہاں داخل ہوئی ایک اُمت، منت (لعنت) کرنے لگی دوسری کی۔
جب تک گر چکے اس میں سارے، کہا پچھلوں (بعد میں آنے والوں) نے پہلوں کو،
اے رب ہمارے! ہم کو انہوں نے گمراہ کیا، سو تُو دے انکو دُونا عذاب آگ کا۔
فرمایا کہ دونوں کو دُونا (عذاب) ہے، پر تم نہیں جانتے۔
39. اور کہا پہلوں نے پچھلوں کو، سو کچھ نہ ہوئی تم کو ہم پر زیادتی (فضیلت)،
(لہذا) اب چکھو عذاب بدلہ اپنی کمائی کا۔

40. بیشک جنہوں نے جھٹلائیں ہماری آیتیں اور انکے سامنے تکبر کیا،
نہ کھلیں گے انکو دروازے آسمان کے، اور نہ داخل ہوں گے جنت میں، جب تک پیٹھے (گزرے) اونٹ سوئی کے ناکے میں،
اور ہم یوں بدلہ دیتے ہیں گنہگاروں کو۔

41. انکو دوزخ کے فرش ہیں اور اوپر (اسی کا) سائبان ۔
اور ہم یوں بدلہ دیتے ہیں بے انصافوں کو۔

42. اور جو یقین لائے اور کیں بھلائیاں، (ہمارا ضابطہ یہ ہے کہ) ہم بوجھ نہیں رکھتے کسی پر، مگر اسکے مقدور کا (اس کی استطاعت کے مطابق)۔
یہی لوگ اہل بہشت ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔

43. اور نکال لی ہم نے جو انکے دل میں تھی خفگی (ایک دوسرے کے خلاف)، بہتی ہیں اُنکے (محلات کے) نیچے نہریں ۔
اور کہتے ہیں، شکر اللہ کو جس نے ہم کو یہاں راہ دی۔ اور ہم نہ تھے راہ پانے والے اگر نہ راہ دیتا ہم کو اللہ۔
بیشک لائے تھے رسول، ہمارے رب کی تحقیق (سچی) بات،
اور آواز ہوئی کہ یہ جنت ہے، (جسکے) وارث ہوئے تم اسکے، بدلہ اپنے کاموں کا (جو تم کرتے تھے دنیا میں)۔

44. اور پکارا جنت والوں نے آگ (جہنم) والوں کو کہ ہم پاچکے جو ہم کو وعدہ دیا تھا ہمارے رب نے تحقیق (سچا)،
سو تم نے بھی پایا جو تمہارے رب نے وعدہ دیا تھا تحقیق (سچا)،
(وہ) بولے، 'ہاں'۔
پھر پکارا ایک پکارنے والا اُنکے بیچ میں، کہ لعنت ہے اللہ کی بے انصافوں پر ۔

45. جو روکتے ہیں اللہ کی راہ اور ڈھونڈتے ہیں اس میں کجی (ٹیڑھاپن)۔ اور وہ آخرت سے منکر ہیں ۔

46. اور دونوں کے بیچ میں (حائل) ہے ایک دیوار (اوٹ)،
اور اسکے سرے (مقام) پر مرد (لوگ) ہیں کہ پہچانتے ہیں ہر ایک کو اسکے نشان سے،
اور پکارے جنت والوں کو، کہ سلامتی ہے تم پر ۔
(یہ لوگ) داخل نہیں ہوئے جنت میں (ابھی تک) اور (لیکن) وہ امیدوار ہیں ۔

47. جب پھری اُنکی نگاہ دوزخ والوں کی طرف،
بولے اے رب ہمارے! نہ کر ہم کو گنہگار لوگوں کے ساتھ ۔

48. اور پکارے دیوار (اوٹ) کے سرے (مقام) والے ایک مَردوں (لوگوں) کو کہ انکو پہچانتے ہیں نشان سے،
بولے، کیا کام آیا تم کو جمع کرنا، اور جو تم تکبر کرتے تھے؟

49. (کیا) اب یہ وہی (اہل جنت) ہیں؟ کہ تم قسمیں کھاتے تھے، (کہ) نہ پہنچائے گا انکو اللہ کچھ مہر (رحمت)۔
(اور انسے کہا جائیگا) چلے (داخل ہو) جاؤ جنت میں، (آج) نہ ڈر ہے تم پر، نہ غم کھاؤ۔

50. اور پکارے آگ والے، جنت والوں کو، بہاؤ ہم پر تھوڑا پانی، (یا وہ ہم کو) جو روزی تم کو دی اللہ نے ۔
بولے اللہ نے یہ دونوں بند (حرام) کیئے ہیں منکروں سے ۔

51. جنہوں نے ٹھہرایا ہے اپنا دین تماشا اور کھیل اور بہکے دنیا کی زندگی پر ۔
سو آج ہم (اللہ تعالیٰ) اُنکو بھلا دیں گے، جیسے وہ بھولے اپنے اس دن کا ملنا،
اور جیسے تھے (وہ) ہماری آیتوں سے جھگڑتے (کا کرتے انکار) ۔

52. اور ہم نے اُنکو پہنچا دی ہے کتاب، جو کھول کر بیان کی ہے خبرداری سے،
راہ بتاتی (ہدایت) اور مہربانی (رحمت) ایمان والے لوگوں کو ۔

53. کیا راہ دیکھتے (منتظر) ہیں؟ مگر یہی کہ وہ ٹھیک پڑے (انجام سامنے آجائے) ۔
جس دن وہ ٹھیک پڑے گی (سامنے آئیگا)، کہنے لگیں گے جو اسکو بھول رہے تھے پہلے، سچ بات لائے تھے ہمارے رب کے رسول،
اب کوئی ہیں سفارش والے؟ تو ہماری سفارش کریں، یا ہم کو پھر جانا ہو (دنیا میں) تو ہم کام کریں سوا اسکے جو کر رہے تھے ۔
تحقیق ہارے اپنی جان، اور بھول گیا جو جھوٹ بناتے تھے ۔

54. (بلا شبہ) تمہارا رب اللہ ہے، جس نے بنائے آسمان و زمین چھ دن میں پھر بیٹھا تخت پر ۔
اوڑھاتا ہے رات پر دن، اسکے پیچھے لگا آتا ہے دوڑتا،
اور سورج اور چاند اور تارے، کام لگے اسکے حکم پر،
سن لو! اسی کا کام ہے بنانا (پیدا کرنا) اور حکم فرمانا ۔ بڑی برکت اللہ کی جو صاحب سارے جہان کا ۔

55. پکارا اپنے رب کو گڑگڑاتے اور چپکے (چپکے) ۔
(یقینا) اسکو خوش (بلا شبہ) نہیں آتے حد سے بڑھنے والے ۔

56. اور مت خرابی مچاؤ زمین میں، اسکے سنوارے پیچھے اور پکارو اسکو ڈر اور توقع سے ۔
بیشک مہر (رحمت) اللہ کی نزدیک ہے نیکی والوں سے ۔

57. اور وہی ہے کہ چلاتا ہے باویں (ہوائیں) خوشخبری لاتیں، آگے اسکی مہر (رحمت) سے ۔
یہاں تک کہ جب اٹھا لائیں بدلیاں بھاری، ہانکا ہم نے اسکو ایک شہر (زمین) مُردے کی طرف،
پھر اس میں اتارا (برسایا) پانی، پھر اس سے نکالے سب طرح کے پھل ۔
اسی طرح نکالیں گے مُردوں کو (قبروں سے)، شاید تم دھیان (اس سے سبق حاصل) کرو ۔

58. اور جو موضع (زمین) ستھرا ہے، اس کا سبزہ نکلتا ہے اسکے رب کے حکم سے۔
اور جو خراب ہے۔ اس میں سے نکلے سو ناقص (خراب پیداوار)۔
یوں پھیر پھیر (بار بار) بتاتے ہیں ہم آیتیں حق ماننے والے لوگوں کو۔

59. ہم نے بھیجا نوح کو اسکی قوم کی طرف تو بولا، اے قوم!
بندگی کرو اللہ کی، کوئی نہیں تمہارا صاحب اسکے سوا۔ میں ڈرتا ہوں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے۔
60. بولے سردار اسکی قوم کے، ہم دیکھتے ہیں تجھ کو صریح (بالکل) بہکا ہے۔
61. بولا، اے قوم! میں کچھ بہکا نہیں ہوں، مگر میں بھیجا ہوں جہان کے صاحب کا۔
62. پہنچاتا ہوں تم کو پیغام اپنے رب کے، اور نصیحت کرتا ہوں اور جانتا ہوں اللہ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے۔
63. کیا تم کو تعجب ہوا کہ آئی تم کو نصیحت تمہارے رب کی طرف سے، ایک مرد کے ہاتھ تمہارے بیچ (جو تم) میں سے (ہے)،
کہ تم کو ڈر سنائے اور تم بچو، اور شاید تم پر رحم ہو۔
64. پھر اسکو جھٹلایا،
پھر ہم نے بچا لیا اسکو اور جو (لوگ) اسکے ساتھ تھے کشتی میں، اور غرق کئے جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتیں۔
(بیشک) وہ لوگ تھے اندھے۔

65. اور عاد کی طرف بھیجا ان کا بھائی ہود۔ بولا، اے قوم!
بندگی کرو اللہ کی، کوئی نہیں تمہارا صاحب اسکے سوا، کیا تم کو ڈر نہیں؟
66. بولے سردار جو منکر تھے اسکی قوم میں،
ہم تو دیکھتے ہیں تجھ کو عقل نہیں، اور ہماری اٹکل (قیاس) میں تو جھوٹا ہے۔
67. بولا، اے قوم! میں کچھ بے عقل نہیں، لیکن میں بھیجا ہوں جہان کے صاحب کا۔
68. پہنچاتا ہوں تم کو پیغام اپنے رب کے اور میں تمہارا خیر خواہ ہوں معتبر (سچا)۔
69. کیا تعجب ہوا کہ آئی تم کو نصیحت تمہارے رب کی ایک مرد کے ہاتھ تمہارے بیچ میں سے، کہ تم کو ڈر سنائے؟
اور یاد کرو کہ تم کو سردار کر دیا پیچھے قوم نوح کے، اور زیادہ دیا تم کو بدن میں پھیلاؤ،
سو یاد کرو احسان اللہ کا، شاید تمہارا بھلا ہو۔

70. بولے، کیا تم اس واسطے آیا ہم پاس کہ بندگی کریں نری (صرف) اللہ کی اور چھوڑ دیں جنکو پوجتے تھے ہمارے باپ دادے،
تو لے آ جو وعدہ دیتا ہے (وہ عذاب) ہم کو، اگر تو سچا ہے۔
71. کہا تم پر پڑ چکی ہے تمہارے رب کے ہاں سے، بلا (پھٹکار) اور غصہ (غضب)۔
کیوں جھگڑتے ہو مجھ سے کئی ناموں پر کہ رکھ لئے ہیں تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہیں اتاری اللہ نے انکی کچھ سند۔
سو راہ دیکھو (انتظار کرو)، میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھتا (انتظار کرتا ہوں) ہوں۔
72. پھر جب ہم نے بچادیا اسکو اور جو اسکے ساتھ تھے اپنی مہر (رحمت) سے۔
اور پچھاڑی (جڑ) کاٹی اُنکی جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتیں، اور نہ تھے ماننے والے۔

73. اور ثمود کی طرف بھیجا انکا بھائی صالح، بولا، اے قوم! بندگی کرو اللہ کی، کوئی نہیں تمہارا صاحب اس کے سوا۔
(بیشک) تم کو پہنچ چکی ہے (کھلی) دلیل تمہارے رب کی طرف سے۔
یہ اونٹنی اللہ کی، اس سے ہے تم کو نشانی، سو اسکو چھوڑ دو، کھائے اللہ کی زمین میں،
اور اسکو ہاتھ نہ لگاؤ بُری طرح (ارادے سے)، پھر (ورنہ) تم کو پکڑے گی دُکھ کی مار۔
74. اور وہ یاد کرو، جب تم کو سردار کیا، عاد کے پیچھے، اور ٹھکانا دیا زمین میں،
بناتے ہو نرم زمین میں محل، اور تراشتے ہو پہاڑوں کے گھر۔
سو یاد کرو احسان اللہ کے اور مت مچاتے پھرو زمین میں فساد۔
75. کہنے لگے سردار جو بڑائی رکھتے تھے اسکی قوم میں سے، غریب لوگوں کو جو ان میں یقین رکھتے تھے،
یہ تم کو معلوم ہے کہ صالح بھیجا ہے اپنے رب کا۔
بولے، ہم کو جو اسکے ہاتھ بھیجا، یقین ہے۔
76. کہنے لگے بڑائی والے، جو تم نے یقین کیا سو ہم نہیں مانتے۔
77. پھر کاٹ (مار) ڈالی اُونٹنی، اور پھرے (سرکشی کی) اپنے رب کے حکم سے، اور بولے، اے صالح!
لے آ ہم پر (وہ عذاب) جو وعدہ دیتا (جس سے ڈراتا) ہے اگر تو بھیجا (واقعی رسول) ہے۔
78. پھر پکڑا انکو زلزلہ نے، پھر صبح کو رہ گئے اپنے گھر میں اوندھے پڑے۔
79. پھر اُلٹا پھرا (منہ موڑا) اُن سے، اور بولا، اے قوم! میں پہنچا چکا تم کو پیغام اپنے رب کا اور بھلا چاہا تمہارا،
لیکن تم نہیں چاہتے، بھلا (خیرخواہی) چاہنے والوں کو۔

80. اور لُوط کو بھیجا، جب کہا اپنی قوم کو، کیا کرتے ہو بے حیائی؟ تم سے پہلے نہیں کی یہ کسی نے جہان میں۔
81. تم تو دوڑتے ہو مَردوں پر، شہوت کے مارے، عورتیں چھوڑ کر۔
بلکہ تم لوگ حد پر نہیں رہتے۔
82. اور کچھ جواب نہ دیا اسکی قوم نے، مگر یہی کہا نکالو انکو اپنے شہر سے،
یہ لوگ ہیں ستھرائی (پاکبازی) چاہتے۔
83. پھر بچا دیا ہم نے اسکو اور اس کے گھر والوں کو مگر اس کی عورت رہ گئی رہنے والوں میں۔
84. اور برسایا اُن پر (پتھروں کا) برساؤ،
پھر دیکھ آخر کیسا ہوا حال گنہگاروں کا۔

85. اور مدین کو بھیجا ان کا بھائی شعیب۔
بولا، اے قوم! بندگی کرو اللہ کی، کوئی نہیں تمہارا صاحب اسکے سوا۔
پہنچ چکی تم کو دلیل تمہارے رب کی طرف سے،
سو پوری کرو ماپ اور تول، اور مت گھٹا دو لوگوں کو انکی چیزیں،
اور مت خرابی ڈالو زمین میں اسکے سنوارے پیچھے۔
یہ بھلا ہے تمہارا، اگر تم کو یقین ہے۔
86. اور مت بیٹھو ہر راہ پر ڈر کے (ڈرانے کے لئے)، اور روکتے اللہ کی راہ سے،
اسکو جو کوئی یقین لائے اس (اللہ) پر، اور ڈھونڈتے اس میں عیب۔
اور وہ یاد کرو، جب تھے تم تھوڑے، پھر تم کو بہت کیا، اور دیکھو! آخر کیسا ہوا حال بگاڑنے والوں کا۔
87. اور اگر تم میں ایک فرقہ نے مانا ہے جو میرے ہاتھ بھیجا،
اور ایک فرقے نے نہیں، تو صبر کرو، جب تک اللہ فیصلہ کرے ہمارے بیچ۔
اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا۔
88. بولے سردار، جو بڑائی رکھتے تھے اُسکی قوم کے،
ہم نکال دیں گے اے شعیب! تجھ کو اور جو یقین لائے ہیں تیرے ساتھ اپنے شہر سے، یا تم پھر آؤ ہمارے دین میں،
بولا، کیا ہم بیزار ہوں (تمہارے دین سے) تو بھی؟

89. ہم نے جھوٹ باندھا اللہ پر، اگر پھر آ ئیں تمہارے دین میں، جب اللہ ہم کو خلاص کر (نجات) چکا اس سے۔
اور ہمارا کام نہیں کہ پھر آ ئیں اُس میں مگر کبھی اللہ چاہے رب ہمارا۔
ہمارے رب کی سائی میں ہے، سب چیز کی خبر۔
اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا ہے۔
اے رب فیصلہ کر ہمارے اور ہماری قوم کے بیچ انصاف کا، اور تُو ہے بہتر فیصلہ کرنے والا۔
90. اور بولے سردار جو منکر تھے اس قوم کے، اگر چلے تم شعیب کی راہ، بیشک تو تم خراب ہوئے۔
91. پھر پکڑا انکو زلزلے نے، پھر صبح کو رہ گئے اپنے گھر میں اوندھے پڑے۔
92. جنہوں نے جھٹلایا شعیب کو، جیسے کبھی نہ رہے تھے وہاں۔
جنہوں نے جھٹلایا شعیب کو وہی ہوئے خراب۔
93. پھر اُلٹا پھرا (منہ موڑا) اُن سے اور بولا، اے قوم! پہنچا چکا تم کو پیغام اپنے رب کے اور بھلا چاہا تمہارا۔
اب کیا غم کھاؤں (اس عذاب کا) نہ مانتے (منکر) لوگوں پر۔

94. اور نہیں بھیجا ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی کہ نہ پکڑا وہاں کے لوگوں کو سختی اور تکلیف میں، شاید وہ گڑگڑائیں۔
95. پھر بدل دی ہم نے بُرائی (بدحالی) کی جگہ بھلائی (خوشحالی)،
جب تک (حتیٰ کہ) بڑھ (خوب خوشحال ہو) گئے اور کہنے لگے، پہنچتی رہی ہمارے باپ دادوں کو بھی تکلیف اور خوشی،
پھر پکڑا ہم نے ان کو ناگہاں (اچانک)، اور وہ خبر نہ رکھتے تھے۔
96. اور کبھی بستیوں والے یقین لاتے اور بچ (تقویٰ پر) چلتے تو ہم کھول دیتے اُن پر خوبیاں (برکتیں) آسمان اور زمین سے،
لیکن (وہ تو) جھٹلانے لگے، تو پکڑا ہم نے انکو بدلہ انکی کمائی کا۔
97. اب کیا نڈر ہیں بستیوں والے کہ آ پہنچے اُن پر آفت ہماری راتوں رات جب سوتے ہوں۔
98. یا نڈر ہیں بستیوں والے کہ آ پہنچے اُن پر آفت ہماری دن چڑھتے جب کھیلتے ہوں۔
99. سو نڈر نہیں اللہ کے داؤ سے مگر جو لوگ خراب (تباہ) ہوں گے۔
100. اور کیا سوجھ نہیں آئی انکو جو قائم (وارث) ہوتے ملک پر، پیچھے (بعد) وہاں کے لوگ جا کر،
کہ (اگر) ہم چاہیں تو اُنکو (بھی) پکڑیں اُنکے گناہوں پر۔
اور ہم مُہر کرتے ہیں انکے دل پر، سو وہ (کچھ بھی) نہیں سنتے۔

101. یہ بستیاں ہیں کہ سناتے ہیں ہم تجھ کو کچھ احوال اُنکا۔
اور ان پاس پہنچ چکے اُنکے رسول نشانیاں لے کر، پھر ہرگز نہ ہوا کہ یقین لائیں جو پہلے بات جھٹلا چکے۔
اور ہم مُہر کرتے ہیں انکے دل پر، سو وہ (کچھ بھی) نہیں سنتے۔
102. اور نہ پایا انکے اکثروں میں ہم نے نباہ (عہد کا پاس)۔ اور اکثر ان میں پائے بے حکم۔

103. پھر بھیجا ہم نے اُنکے پیچھے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اسکے سرداروں پاس، پھر زبردستی کی اُنکے سامنے۔
سو دیکھ! آخر کیسا ہوا حال بگاڑنے (فساد ڈالنے) والوں کا۔
104. اور کہا موسیٰ نے، اے فرعون! میں بھیجا ہوں جہان کے صاحب کا۔
105. قائم ہوں اس پر کہ نہ کہوں اللہ کی طرف سے مگر جو سچ ہے،
کہ لایا ہوں تم پاس نشانی تمہارے رب کی، سو رخصت (بھیج) دے میرے ساتھ بنی اسرائیل کو۔
106. بولا، اگر تُو آیا ہے کچھ نشان لے کر تو وہ لا اگر تو سچا ہے۔
107. جب ڈالا اپنا عصا تو اسی وقت وہ ہوا اژدھا صریح (جیتا جاگتا)۔
108. اور نکالا اپنا ہاتھ تو اسی وقت وہ سفید نظر آیا دیکھتوں (دیکھنے والوں) کو۔
109. بولے سردار فرعون کی قوم کے، یہ بیشک کوئی پڑھا (ماہر) جادوگر ہے۔
110. نکالا چاہتا ہے تم کو تمہارے ملک سے، اب کیا مشورہ دیتے ہو؟
111. بولے، ڈھیل دے اسکو اور اسکے بھائی کو، اور بھیج پرگنوں (علاقوں) میں نقیب (خبر کرنے والے)۔
112. کہ لا دیں تم پاس جو ہو پڑھا (ماہر) جادوگر۔
113. اور آئے جادوگر فرعون پاس، بولے، (ضرور) ہماری کچھ مزدوری (صلہ) ہے؟ اگر ہم غالب ہوئے۔
114. بولا، ہاں اور تم پاس رہا کرو (میرے مقرب ہو) گے۔
115. بولے، اے موسیٰ یا تو ڈال (پھینک) یا ہم ڈالتے (پھینک) ہیں۔
116. کہا (موسیٰ نے تم ہی) ڈالو!
پھر جب ڈالا (پھینکا)، باندھ (مسحور کر) دیں لوگوں کی آنکھیں اور انکو ڈرا (مرعوب کر) دیا اور کر لائے (ڈالا) بڑا جادو۔
117. اور ہم نے حکم بھیجا موسیٰ کو، کہ جا ڈال (پھینکو) اپنا عصا۔
تبھی وہ لگا نگلنے جو سانگ (سوانگ، بہروپ) وہ بناتے تھے۔

118. تب داؤ پڑا حق کا، اور غلط (باطل) ہوا جو (سوانگ) وہ کرتے تھے۔

119. تب ہارے اس جگہ اور پھرے (لوٹ گئے) ذلیل ہو کر۔

120. اور ڈالے گئے (غیبی قوت سے) ساحر سجدہ میں۔

121. بولے، ہم نے مانا جہان کے صاحب کو۔

122. جو صاحب موسیٰ اور ہارون کا۔

123. بولا فرعون، تم نے مان لیا اسکو، ابھی میں نے حکم نہیں دیا تم کو،
(یقیناً) یہ مکر ہے کہ باندھ لائے ہو شہر میں، کہ نکالو یہاں سے اسکے لوگ۔
سو اب تم جانو گے (اسکا نتیجہ)۔

124. میں کاٹوں گا تمہارے ہاتھ اور دوسرے پاؤں پھر سولی چڑھاؤں گا تم سب کو۔

125. بولے (کچھ پرواہ نہیں، بحرحال) ہم کو اپنے رب کی طرف (لوٹ کر) جانا ہے۔

126. اور تُو ہم سے یہی بیر (عداوت) کرتا ہے کہ مانیں ہم نے اپنے رب کی نشانیاں، جب ہم تک پہنچیں،
اے رب! دہانے کھول دے ہم پر صبر کے اور ہم کو مار (اس حالت میں کہ ہوں ہم) مسلمان۔

127. اور بولے سردار قوم فرعون کے،
کیوں چھوڑتا ہے موسیٰ کو اور اسکی قوم کو کہ دھوم اٹھائیں (فساد مچائیں) ملک میں اور موقوف کرے (چھوڑ دے) تجھ کو اور تیرے بتوں کو۔
بولا، اب ہم ماریں گے اُنکے بیٹے اور جیتی رکھیں گے اُنکی عورتیں۔ اور اُن پر ہم زور کریں گے۔

128. موسیٰ نے کہا اپنی قوم کو، مدد مانگو اللہ سے اور ثابت رہو۔
زمین ہے اللہ کی، اسکا وارث کرے جسکو چاہے اپنے بندوں میں۔
اور آخر بھلا ہے ڈروالوں کا۔

129. بولے، ہم پر تکلیف رہی تیرے آنے سے پہلے اور جب تُو ہم میں آچکا۔
کہا، نزدیک ہے کہ رب تمہارا کھپا (ہلاک کر) دے تمہارے دشمن کو اور نائب کرے تم کو ملک میں،
پھر دیکھے تم کیسا کام (عمل) کرتے ہو۔

130. اور (پھر) ہم نے پکڑا فرعون والوں کو قحطوں میں اور میووں کے نقصان میں،
شاید وہ دھیان (نصیحت حاصل) کریں۔

.131 پھر جب پہنچی انکو بھلائی (خوشحالی) کہنے لگے، یہ ہے ہمارے واسطے،

اور اگر پہنچے بُرائی شومی (نحوست) بتاتے موسیٰ کی، اور اسکے ساتھ والوں کی،

سُن لو: شومی (نحوست) اُنکی اللہ ہی پاس ہے، پر (لیکن) اکثر لوگ نہیں جانتے۔

.132 اور کہنے لگے، جو تُو لائیگا ہم پاس نشانی کہ ہم کو اس سے جادو کرے، سو ہم تجھ کو نہ مانیں (ایمان لائیں) گے۔

.133 پھر بھیجا ان پر غرقاب اور ٹڈی اور چچڑی اور مینڈک اور لہو، کتنی نشانیاں جُدی جُدی۔

پھر تکبر کرتے رہے اور تھے وہ لوگ گنہگار۔

.134 اور جس بار پڑا اُن پر عذاب، بولے، اے موسیٰ پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہے تجھ کو۔

اور تُو نے اُٹھایا ہم سے عذاب، تو بیشک تجھ کو مانیں گے اور رخصت کریں گے تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو۔

.135 پھر جب ہم نے اُٹھا لیا اُن سے عذاب، ایک وعدے تک کہ اُنکو پہنچنا تھا، تبھی (عہد سے) منکر ہو جاتے۔

.136 پھر ہم نے بدلا لیا اُن سے،

پھر ڈبو دیا گہرے پانی میں، اس پر کہ جھٹلائیں ہماری آیتیں، اور کر رہے اُن سے تغافل (بے پرواہی)۔

.137 اور وارث کئے ہم نے جو لوگ کمزور ہو رہے تھے، اس زمین کے مشرق کے اور مغرب کے، جس میں برکت رکھی ہے ہم نے۔

اور پورا ہوا نیکی (خیر) کا وعدہ تیرے رب کا بنی اسرائیل پر، اس پر کہ وہ ٹھہرے (صبر کرتے) رہے۔

اور خراب (برباد) کیا ہم نے جو بنایا تھا فرعون اور اسکی قوم نے، اور انگور چڑھاتے چھتریوں پر۔

.138 اور پار اُتارا ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے، تو وہ پہنچے ایک لوگوں پر، کہ پوجنے میں لگ رہے تھے اپنے بتوں پر۔

بولے، اے موسیٰ بنا دے ہم کو بھی ایک بُت، جیسے اُنکے بُت ہیں۔

کہا، تم لوگ جہل (نادانی) کرتے ہو۔

.139 یہ لوگ جو ہیں، تباہ ہونا ہے (ان کو) جس کام میں لگے ہیں۔ اور غلط ہے جو کر رہے ہیں۔

.140 کہا کیا اللہ کے سوا لا دوں تم کو کوئی معبود؟ اور اس نے تم کو بزرگی دی سب جہان پر۔

.141 اور وہ وقت یاد کرو، جب بچا لیا ہم نے تم کو فرعون والوں سے، دیتے تھے تم کو بُری مار۔

مار ڈالتے تمہارے بیٹے، اور جیتی رکھتے تمہاری عورتیں،

اور اس میں احسان (آزمائش) ہے تمہارے رب کا بڑا۔

.142 اور وہ (ملاقات کا وقت) ٹھہرایا ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا، اور پُورا کیا اسکو دس سے،
تب پُوری ہوئی مدت تیرے رب کی، چالیس رات۔
اور کہا موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون کو، میرا خلیفہ رہ میری قوم میں،
اور سنوار (اصلاح کرنا)، اور نہ چل (چلنا) بگاڑ نے والوں کی راہ۔
.143 اور جب پہنچا موسیٰ ہمارے وقت پر اور کلام کیا اس سے اسکے رب نے،
بولا، اے رب! تُو مجھ کو دکھا کہ میں تجھ کو دیکھوں۔
کہا، تو مجھ کو ہرگز نہ دیکھے گا، لیکن دیکھتا رہ پہاڑ کی طرف، جو وہ ٹھہرا اپنی جگہ، تو آگے (ضرور) تو دیکھے گا مجھ کو۔
پھر جب نمود ہوا (تجلی ظاہر ہوئی) رب اسکا پہاڑ کی طرف، کیا اسکو ڈھا کر برابر (ریزہ ریزہ) اور گر پڑا موسیٰ بے ہوش۔
پھر جب چونکا (ہوش میں آیا)، بولا،
تیری ذات پاک ہے، میں نے توبہ کی تیرے پاس، اور میں (ہوں) سب سے پہلے یقین لایا۔
.144 فرمایا، اے موسیٰ! میں نے تجھ کو امتیاز دیا، لوگوں سے، اپنے پیغام بھیجنے کا، اا ور اپنے کلام کرنے کا۔
سو (تھام) لے جو میں نے تجھ کو دیا، اور شا کر رہ۔
.145 اور لکھ دی ہم نے اس کو تختوں پر، ہر چیز میں سے سمجھوتی (نصیحت)، اور بیان ہر چیز کا۔
سو پکڑ انکو زور سے، اور کہہ اپنی قوم کو کہ پکڑے رہیں اسکی بہتر (اچھی) باتیں۔
اب (عنقریب) میں تم کو دکھاؤں گا گھر بے حکم لوگوں کا۔
.146 میں پھیر دوں گا اپنی آیتوں (کی طرف) سے اُنکو، جو ڈھونڈتے (بڑے بنتے ہیں) ہیں ملک میں ناحق۔
اور دیکھیں ساری نشانیاں یقین نہ کریں اُنکو۔
اور اگر دیکھیں راہ سنوار (ہدایت کی) کی، (پھر بھی) وہ نہ ٹھہرائیں (بنائیں اسے اپنی) راہ۔
اور اگر دیکھیں راہ اُلٹی (گمراہی کی)، اسکو ٹھہرائیں (بنائیں اپنی) راہ۔
یہ اس واسطے کہ انہوں نے جھوٹ جانیں ہماری آیتیں، اور رہو رہے اُنسے بیخبر (غافل)۔
.147 اور جنہوں نے جھوٹ جانیں ہماری آیتیں، اور آخرت کی ملاقات، ضائع ہوئیں اُنکی محنتیں،
وہی بدلا پائیں گے جو کچھ عمل کرتے تھے۔

148. اور بنالیا موسیٰ کی قوم نے اسکے پیچھے اپنے زیور سے بچھڑا ایک دھڑ (پتلا)، (نکلتی تھی) اس میں گائے کی آواز۔
یہ نہ دیکھا اُنہوں نے کہ وہ اُنسے بات نہیں کرتا اور نہ دکھائے راہ۔
اس کو ٹھہرا لیا، (معبود) اور وہ تھے بے انصاف۔
149. اور جب پچھتائے اور سمجھے کہ ہم بہکے، کہنے لگے،
اگر نہ رحم کرے ہم کو رب ہمارا اور نہ بخشے، تو بیشک ہم خراب ہوں گے۔
150. اور جب پھر آیا موسیٰ اپنی قوم میں، غصے بھرا اور افسوس،
بولا، کیا بُری جگہ رکھی تم نے میری میرے بعد۔ کیوں جلدی کی اپنے رب کے حکم سے؟
اور ڈال دیں وہ تختیاں اور پکڑا سر اپنے بھائی کا، لگا کھینچنے اپنی طرف۔
وہ بولا، کہ اے میری ماں کے جنے! لوگوں نے مجھے بودا (کمزور) سمجھا اور نزدیک تھے کہ مجھ کو مار ڈالیں،
سو مت ہنسا مجھ پر دشمنوں کو اور نہ ملا مجھ کو گنہگار لوگوں میں۔
151. بولا، اے رب! معاف کر مجھ کو اور میرے بھائی کو، اور ہم کو داخل کر اپنی رحمت میں۔
اور تُو ہے سب سے زیادہ رحم کرنے والا۔
152. البتہ جنہوں نے بچھڑا بنالیا، انکو پہنچے گا غضب اُنکے رب کا، اور ذلت دنیا کی زندگی میں۔
اور یہی سزا دیتے ہیں ہم جھوٹ باندھنے والوں کو۔
153. اور جنہوں نے کئے بُرے کام، اور پھر بعد اسکے توبہ کی، اور یقین لائے،
(تو یقیناً) تیرا رب اسکے پیچھے (بعد) بخشتا ہے مہربان۔
154. اور جب چپ ہوا موسےٰ سے غصہ، (توانہوں نے) اُٹھا ئیں (وہ) تختیاں،
اور اُنکی نقل جو لکھی اس میں راہ کی سوجھ (ہدایت) ہے، اور مہر (رحمت) انکے واسطے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

155. اور چُنے (منتخب کئے) موسیٰ نے اپنی قوم سے ستر مرد لانے (حاضر کرنے) کو ہمارے وعدے کے وقت۔
پھر جب اُنکو لرزے (زلزلے) نے پکڑا، بولا اے رب! اگر تُو چاہتا پہلے ہی ہلاک کرتا (کرسکتا تھا) انکو اور مجھ کو۔
کیا ہم کو ہلاک کریگا ایک کام پر، جو کیا ہمارے احمقوں نے؟ یہ سب تیرا آزمانا ہے۔
بچلاوے (بھٹکائے) اس میں جسکو چاہے اور راہ دے جسکو چاہے۔
تُو ہی ہمارا تھامنے والا، سو بخش ہم کو اور مہر (رحم) کر ہم پر، اور تُو سب سے بہتر بخشنے والا۔

.156 اور لکھ دے ہمارے واسطے اس دنیا میں نیکی اور آخرت میں ہم رجوع ہوئے تیری طرف۔
فرمایا، میرا عذاب جو ہے سو ڈالتا ہوں جس پر چاہوں۔ اور میری مہر (رحمت) شامل ہے ہر چیز کو،
سو وہ لکھ دوں گا اُنکو، جو ڈر رکھتے ہیں، اور دیتے ہیں زکوٰۃ،
اور جو ہماری باتیں یقین کرتے ہیں۔

.157 وہ جو تابع ہوتے ہیں اس رسول کے، جو نبی ہے اُمّی،
جس کو پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس، توریت اور انجیل میں،
بتاتا (حکم کرتا) ہے انکو نیک کام، اور منع کرتا ہے بُرے کام سے،
اور حلال کرتا ہے اُنکے واسطے سب پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے اُن پر ناپاک،
اور اتارتا ہے اُنسے بوجھ اُنکے، اور (کھولتا ہے) پھانسیاں (بندشیں) جو ان پر تھیں۔
سو جو اس پر یقین لائے، اور اسکی رفاقت کی اور مدد کی، اور تابع ہوئے اس نور کے جو اسکے ساتھ اترا ہے،
وہی (لوگ) پہنچے مراد کو۔

.158 تُو کہہ، لوگو! میں رسول ہوں اللہ کا، تم سب کی طرف، جسکی حکومت ہے آسمان اور زمین میں۔
کسی کی بندگی نہیں سوائے اسکے، جلاتا (زندگی دیتا) ہے اور مارتا (موت دیتا) ہے،
سو مانو اللہ کو، اور اسکے بھیجے نبی اُمّی کو، جو (خود بھی) یقین کرتا ہے اللہ پر، اور اسکے سب کلام پر،
اور اسکے تابع ہو (پیروی کرو)، شاید تم راہ (ہدایت) پاؤ۔
.159 اور موسیٰ کی قوم میں (بھی) ایک فرقہ (ایسا ہے جو) راہ بتاتے ہیں حق کی، اور اسی پر انصاف کرتے ہیں۔

.160 اور بانٹ کر اُنکو ہم نے کیا کئی فرقے، بارہ دادوں کے پوتے۔
اور حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کو، جب پانی مانگا اُس سے اسکی قوم نے، کہ مار اپنی لاٹھی سے اس پتھر کو،
تو پھوٹ نکلے اس سے بارہ چشمے، پہچان لیا ہر ایک لوگوں نے اپنا گھاٹ۔
اور سایہ کیا اُن پر ابر کا، اور اتارا ان پر من اور سلویٰ۔
کھاؤ ستھری چیزیں جو ہم نے روزی دی تم کو،
اور (ناشکری کرکے) ہمارا کچھ نہ بگاڑا، لیکن اپنا بُرا کرتے رہے۔

161. اور جب حکم ہوا اُنکو کہ بسو (سکونت اختیار کرو) اس شہر میں، اور کھاؤ اس میں جہاں سے چاہو،
اور کہو گناہ اترے، اور پیٹھو (داخل ہو) دروازے میں سجدہ کرتے، تو بخشیں ہم تمہاری تقصیریں (خطائیں)،
آگے اور (بہت) دیں گے نیکی والوں کو۔
162. سو بدل لیا بے انصافوں نے اُن میں سے، اور لفظ سوا اسکے جو کہہ دیا تھا،
پھر بھیجا ہم نے ان پر عذاب آسمان سے، بدلہ انکی شرارت کا۔

163. اور پوچھ اِنسے احوال اس بستی کا کہ تھی کنارے دریا کے،
جب حد سے بڑھنے لگے ہفتے کے حکم میں،
جب آنے لگیں ان پاس مچھلیاں ہفتے کے دن پانی کے اُوپر، جس دن ہفتہ نہ ہو نہ آئیں۔
164. اور جب بولا ایک فرقہ ان میں، کیوں نصیحت کرتے ہو ایک لوکوں، کہ اللہ چاہتا ہے اُنکو ہلاک کرے یا اُنکو عذاب کرے سخت؟
بولے، الزام اتارنے کو تمہارے رب کے آگے اور شاید وہ ڈریں۔
165. پھر جب بھول گئے جو انکو سمجھایا تھا، بچا لیا ہم نے جو منع کرتے تھے بُرے کام سے،
اور پکڑا گنہگاروں کو بُرے عذاب میں، بدلہ اُنکی بے حکمی کا۔
166. پھر جب بڑھنے لگے جس کام سے منع ہوا تھا، ہم نے حکم کیا کہ ہو جاؤ بندر پھٹکارے۔

167. اور وہ وقت یاد کر کہ خبر دی تیرے رب نے، البتہ کھڑا رکھے گا یہود پر قیامت کے دن تک کوئی شخص کہ دیا کرے انکو بُری مار۔
تیرا رب شتاب (جلد) سزا دیتا ہے، اور (یقینا) وہ بخشتا بھی ہے مہربان۔
168. اور متفرق (تقسیم) کیا ہم نے انکو ملک میں فرقے فرقے۔ بعضے ان میں نیک اور بعضے اور طرح کے۔
اور آزمایا ان کو خوبیوں (آسائشوں) میں اور برائیوں (تکلیفوں) میں، شاید وہ پھر (پلٹ) آئیں۔
169. پھر اُنکے پیچھے آئے (جانشین ہوئے) ناخلف (نااہل) وارث کتاب کے، لیتے اسباب ادنٰی (حقیر) زندگی کا،
اور کہتے ہیں کہ ہم کہ معاف ہو گا۔
اور اگر ایسا ہی اسباب پھر آئے تو (پھر) لے لیں۔
کیا اُن پر عہد نہیں لیا؟ کتاب کے حق میں کہ نہ بولیں (گے) اللہ پر سوا سچ کے، اور پڑھا انہوں نے جو لکھا ہے اس میں۔
اور پچھلا (آخرت کا) گھر بہتر ہے ڈر والوں کو، کیا تم کو بوجھ (سمجھ) نہیں؟

170. اور جو لوگ پکڑ رہے ہیں کتاب اور قائم رکھتے ہیں نماز۔ ہم ضائع نہ کریں گے ثواب نیکی والوں کا۔

171. اور جس وقت اٹھایا ہم نے پہاڑ اُنکے اُوپر جیسے سائبان، اور ڈرے کہ وہ گرے گا اُن پر،
پکڑو جو ہم نے دیا ہے زور (مضبوطی) سے، اور یاد کرتے رہو جو اس میں ہے شاید تم کو ڈر رہو۔

172. اور جس وقت نکالی تیرے رب نے آدم کے بیٹوں سے اُنکی پیٹھ (پشتوں) میں سے اُنکی اولاد،
اور اقرار کروایا اُنسے اُنکی جان پر۔ (اور پوچھا تھا کہ) کیا میں نہیں ہوں رب تمہارا؟
بولے البتہ (ہاں)! ہم قائل (گواہی دیتے) ہیں۔
(یہ اس لئے تھا کہ) کبھی کہو (تم) قیامت کے دن، ہم کو اسکی خبر نہ تھی۔

173. یا کہو، کہ شریک تو کیا ہمارے باپ دادوں نے پہلے، اور ہم ہوئے اولاد اُنکے پیچھے،
تو ہم کو کیوں ہلاک کرتا ہے ایک کام پر، کہ کیا ہے خطا والوں (گمراہوں) نے۔

174. اور یوں ہم کھولتے ہیں باتیں، شاید وہ لوگ پھر (پلٹ) آئیں۔

175. اور سُنا انکو احوال اس شخص کا کہ ہم نے اسکو دی ہیں اپنی آیتیں،
پھر انکو چھوڑ نکلا، پھر پیچھے لگا اسکو شیطان، تو وہ ہوا گمراہوں میں۔

176. اور ہم چاہتے تو اسکو اُٹھا لیتے (بلندی عطا کرتے) اُن آیتوں سے، مگر وہ گرا پڑے (جھک پڑا) زمین پر، اور چلا اپنی چاؤ پر۔
تو اسکا حال جیسے کُتا۔ اس پر تُو لادے تو ہانپے اور چھوڑ دے تو ہانپے۔
یہ مثال ہے ان لوگوں کی، کہ جھٹلائیں ہماری آیتیں۔
سو تُو بیان کر احوال (انکے سامنے)، شاید وہ دھیان کریں۔

177. بُری کہاوت اُن لوگوں کی کہ جھٹلائیں ہماری آیتیں، اور اپنا ہی نقصان کرتے رہے۔

178. جسکو اللہ راہ (ہدایت) دے، وہی پائے راہ (ہدایت)۔
اور جسکو وہ بھٹکا دے، سو وہی ہیں زیاں (خسارے) میں۔

179. اور ہم نے پھیلا (پیدا کر) رکھے دوزخ کے واسطے بہت جن اور آدمی،
جنکو دل ہیں اُنسے سمجھتے نہیں، اور آنکھیں ہیں اُنسے دیکھتے نہیں، اور کان ہیں اُنسے سنتے نہیں۔
وہ جیسے چوپائے، بلکہ اُنسے زیادہ بے راہ۔ وہی لوگ ہیں (جو) غافل (ہیں)۔

.180 اور اللہ کے ہیں سب نام خاصے، سو اسکو پکارو وہ کہہ کر (اچھے ناموں سے)،
اور چھوڑ دو انکو جو کج راہ چلتے (منحرف ہوجاتے) ہیں اسکے ناموں (کے معاملہ) میں۔
وہ (ضرور) بدلہ پا (کر) رہیں گے اپنے کئے کا۔
.181 اور ہماری پیدائش (مخلوق) میں سے ایک لوگ ہیں، کہ راہ بتاتے ہیں سچی اور اس پر انصاف کرتے ہیں۔
.182 اور جنہوں نے جھٹلائیں ہماری آیتیں، انکو سہج سہج (بتدریج) پکڑیں گے، جہاں سے وہ نہ جانیں گے۔
..183 اور ان کو فرصت دوں گا۔ بیشک میرا داؤ پکا ہے۔

.184 کیا دھیان نہیں کیا انہوں نے؟ اُنکے رفیق کو کچھ جنون نہیں۔
وہ تو ڈرانے والا ہے صاف (واضح طور پر)۔
.185 کیا نگاہ نہیں کی سلطنت میں آسمان اور زمین کے اور جو اللہ نے بنائی ہے کوئی چیز،
اور یہ کہ شاید نزدیک پہنچا ہو اُنکا وعدہ (زندگی پوری ہونے)،
سو اسکے (تنبیہ کے) پیچھے (بعد) کس بات پر یقین لائیں گے؟
.186 جسکو اللہ بھٹکا دے اسے کوئی نہیں راہ دینے والا۔
اور انکو چھوڑ رکھتا ہے اُنکی شرارت میں بہکتے۔

.187 تجھ سے پوچھتے ہیں قیامت (کی بابت) کس وقت ہے اس کا ٹھہراؤ (ظہور پذیر ہونا)؟
تُو کہہ، اسکی خبر تو ہے میرے رب ہی پاس۔ وہی کھول دکھائے (ظاہر کرے) گا اسکو اپنے وقت۔
بھاری بات ہے آسمان و زمین میں۔ تم پر آئے گی تو بے خبر آئیگی۔
تجھ سے پوچھنے لگتے ہیں گویا کہ تو اسکا تلاشی (کھوج لگارہا) ہے۔
تُو کہہ، اسکی خبر ہے خاص اللہ پاس، لیکن اکثر لوگ سمجھ نہیں رکھتے (ناواقف ہیں)۔
.188 تُو کہہ، میں مالک نہیں اپنی جان کے بھلے کا، نہ بُرے کا، مگر جو اللہ چاہے۔
اور اگر میں جانا کرتا غیب کی بات، تو بہت خوبیاں (فائدے) لیتا۔ اور مجھ کو بُرائی (نقصان) کبھی نہ پہنچتی۔
میں تو یہی ہوں ڈر اور خوشی سنانے والا، مانتے لوگوں کو۔

189. وہی ہے جس نے تم کو بنایا ایک جان سے۔ اور اسی سے بنایا اسکا جوڑا کہ اس پاس آرام پکڑے (سکون حاصل کرے)۔
پھر جب مرد نے عورت کو ڈھانکا، حمل رہا ہلکا سا حمل، پھر چلتی گئی اس سے۔
پھر جب بوجھل ہوئی، دونوں نے پکارا اللہ اپنے رب کو، اگر تو ہم کو بخشے چنگا بھلا تو ہم تیرا شکر کریں۔
190. پھر جب دیا اُنکو چنگا بھلا ٹھہرانے لگے اسکے شریک اسکی بخشی چیز میں۔
سو اللہ اوپر ہے اُنکے شریک بتانے سے۔
191. کن کو شریک بتاتے ہیں، جو پیدا نہ کریں ایک چیز، اور آپ پیدا ہوتے ہیں؟
192. اور نہ کر سکتے ہیں ان کو مدد اور نہ اپنی مدد کریں۔
193. اور اگر انکو پکارو راہ پر، نہ چلیں تمہاری پکار پر۔
برابر ہے تم کو، کہ انکو پکارو یا چپکے رہو۔
194. جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا، بندے ہیں تم سے (جیسے)،
بھلا پکارو انکو، تو چاہیئے قبول کریں تمہارا پکارنا، اگر تم سچے ہو۔
195. کیا اُنکو پاؤں ہیں جن سے چلتے ہیں،
یا اُنکو ہاتھ ہیں جن سے پکڑتے ہیں،
یا اُنکو آنکھیں ہیں جن سے دیکھتے ہیں،
یا اُنکو کان ہیں جن سے سنتے ہیں؟
تُو کہہ، پکارو اپنے شریکوں کو، پھر بُرا کرو میرے حق میں، اور مجھ کو ڈھیل (ذرا مہلت) نہ دو۔
196. میرا حمایتی اللہ ہے جن نے اتاری کتاب۔ اور وہ حمایت کرتا ہے نیک بندوں کی۔
197. اور جن کو تم پکارتے ہو اسکے سوا، نہیں کر سکتے تمہاری مدد،
اور نہ اپنی جان بچا سکیں۔
198. اور اگر انکو پکارو راہ (ہدایت) کی طرف، کچھ نہ سنیں،
اور تُو دیکھے کہ تکتے ہیں تیری طرف، اور کچھ نہیں دیکھتے۔

199. خو کر معاف (درگزر) کرنا، اور کہہ نیک کام کو اور کنارہ کر جاہلوں سے۔

.200 اور کبھی اُبھار دے (اکسائے) تجھ کو شیطان کی چھیڑ (کا وسوسہ)، تو پناہ پکڑ اللہ کی،

وہی ہے سنتا جانتا۔

.201 جو لوگ ڈر رکھتے (متقی) ہیں، جہاں پڑ گیا ان پر شیطان کا گزر، چونک گئے،

پھر تبھی انکو سوجھ آ گئی (اصل کیا ہے)۔

.202 اور جو شیطانوں کے بھائی ہیں، وہ انکو کھینچے جاتے ہیں غلطی میں، پھر وہ کمی نہیں کرتے۔

.203 اور جب تُو لے کر نہ جائے اُن پاس کوئی آیت (نشانی)، کہیں کچھ (نشانی) چھانٹ کیوں نہ لایا؟

تُو کہہ، میں چلتا ہوں اسی پر جو حکم آئے مجھ کو میرے رب سے۔

یہ (قرآن) سوجھ (بصیرت) کی باتیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے،

اور راہ (ہدایت) اور مہر (رحمت) ہے ان لوگوں کو جو یقین (ایمان) لاتے ہیں۔

.204 اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس طرف کان رکھو، اور چپ رہو، شاید تم پر رحم ہو۔

.205 اور یاد کرتا رہ اپنے رب کو، دل میں گڑگڑاتا اور ڈرتا،

اور پکارنے سے کم آواز بولنے میں، صبح اور شام کے وقتوں اور مت رہ بیخبر (غافل)۔

.206 جو لوگ پاس ہیں تیرے رب کے، بڑائی نہیں رکھتے اسکی بندگی سے،

اور یاد کرتے ہیں اسکی پاک ذات کو اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔ (سجدہ)

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com